باب چہارم

اَخلاق وآداب

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن وسنّت کی روشنی میں اَخلاقِ حسنہ شکر وقناعت، امانت و دیانت، اخلاص وتقویٰ اور پردہ پوشی کے معنیٰ ومفہوم کو جان سکیں۔
- شکر وقناعت، امانت و دیانت، اخلاص وتقویٰ اور پردہ پوشی کی اہمیت اور فضیلت کو سمجھ سکیں۔
- روزمرّہ کے معاملات میں شکر وقناعت، امانت و دیانت، اخلاص وتقویٰ اور پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے شکر وقناعت، امانت و دیانت، اخلاص وتقویٰ اور پردہ پوشی کی مثالیں سمجھ کر ان سے عملی زندگی میں سبق حاصل کر سکیں۔
- عملی زندگی میں شکر وقناعت، امانت و دیانت، اخلاص وتقویٰ اور پردہ پوشی کے معاشرتی فوائد وثمرات سے استفادہ کر سکیں۔
- شکر وقناعت، امانت و دیانت، اخلاص وتقویٰ اور پردہ پوشی کی مثالوں سے سبق حاصل کر سکیں۔
- عملی زندگی کے معاملات میں شکر وقناعت، امانت و دیانت، اخلاص وتقویٰ اور پردہ پوشی کا مظاہرہ کر سکیں۔
- شکر وقناعت، امانت و دیانت، اخلاص وتقویٰ اور پردہ پوشی کی صفات کو اپنا کر ایک مثالی مسلمان بن کر معاشرے کی خدمت کر سکیں۔
- روزمرّہ زندگی میں دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کر کے معاشرے کو امن وآشتی کا گہوارہ بنا سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

(1) شکر وقناعت

شکر کا لغوی معنیٰ احسان ماننا، قدر پہچاننا اور محسن کا احسان مانتے ہوئے اس کا صلہ ادا کرنا ہے۔ قناعت کا معنیٰ قسمت پر راضی رہنا ہے۔ اصطلاحی معنیٰ میں قناعت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رزق دیا جا رہا ہے اس پر راضی رہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں اور زیادہ عطا فرماؤں گا۔ (سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم :7)

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ وہ انسان کامیاب و بامراد ہو گیا جو مسلمان ہو گیا اور اسے گزر بسر کے بقدر روزی ملی اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ (صحیح مسلم:1054)

قناعت کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ انسان اسباب کی تلاش ہی چھوڑ دے، بلکہ کوشش کرتا رہے اور محنت کے بعد جو مل جائے، اس پر راضی رہے۔ نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو کوئی چیز ملے اور وہ اس کا تذکرہ کرے تو اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی'' (سنن ابی داود:4814)

ایک دوسرے مقام پر شکر کے اجر کے متعلق نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا (اجر و ثواب میں) صبر کرنے والے روزے دار کے برابر ہے۔" (جامع ترمذی:2486)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم شکر گزاری کا عملی نمونہ تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے شکر اور قناعت کی مختلف صورتوں کی جھلک نظر آتی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو جب بھی کوئی نعمت حاصل ہوتی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم فوراً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

عملی زندگی میں شکر گزار بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان مال، حسن و جمال، رزق اور دیگر نعمتوں میں اپنے سے کم تر درجے والے کو دیکھے، تا کہ اسے احساس ہو کہ مجھے میرے رب نے زیادہ عطا کیا ہے۔ یہی جذبات اس کو شکر کی طرف لے آتے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے خالق و مالک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے محسن اور خیر خواہ لوگوں کا بھی شکر ادا کریں، کیوں کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا، اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا" (جامع ترمذی:1955)

انسانوں کے شکریہ کا بہترین طریقہ ان کی نیکی اور بھلائی کے جواب میں جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا کہنا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (اللہ تعالیٰ تم کو بہتر بدلہ دے) کہا، اس نے اس کی پوری پوری تعریف کر دی۔ (جامع ترمذی:2035)

(2) امانت و دیانت

امانت و دیانت سے مراد کسی بھی شے اور کام کو اس کے درست تقاضوں کے مطابق انجام دینا ہے۔ امانت و دیانت کا تعلق صرف مال سے نہیں ہے، بلکہ اسلام میں اس کا تصور نہایت وسیع ہے اور امانت و دیانت کا تعلق زندگی کے ہر شعبے سے ہے۔ سب سے بڑی امانت داری خالقِ کائنات سے انسانوں کا وہ عہد ہے جس کو پورا کرنے کے لیے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا ہے، باقی تمام امانتیں اسی بنیادی تصور سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائی بھی ان میں شامل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کرو۔" (سُوْرَۃُ النِّسَآء:58)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جو امانت دار نہیں۔" (مسند احمد:12410)

امانتوں کی ادائی کا سلسلہ حکمرانِ وقت سے شروع ہو کر ایک خادم تک آتا ہے، حکمران اپنے فرائض ادا کریں، رعایا کی حفاظت کریں، عدل قائم کریں اور اہل لوگوں کو ذمہ داریاں سونپیں، علما، دینِ حق لوگوں کو پہنچانے کی امانت ادا کریں، مال دار اپنے مالوں میں سے غریبوں کی مدد کا حق ادا کریں، ملازمت پیشہ افراد دفاتر میں اپنے اوقات کی پابندی کریں، یہ سب امانت و دیانت کی صورتیں ہیں۔

Web version of PCTB Textbook

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

''امانت کا تقاضا یہ ہے کہ جس کی امانت ہے، اس کو ادا کر دی جائے اور جو خیانت کرے، اس کے ساتھ بھی خیانت نہ کی جائے۔''
(جامع ترمذی:1264)

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ امانت داری کا عملی نمونہ تھے، اس لیے دشمن بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔ ہجرتِ مدینہ کی رات تک اہلِ مکّہ کی امانتیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس تھیں جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حوالے کیں اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

انسان کی زندگی ایک بہت بڑی امانت ہے، اسی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی ختم کرنے کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے۔ اپنے جسم کو جان بوجھ کر کسی قسم کا نقصان پہنچانا یا خود کشی کرنا حرام ہے۔

کسی کے راز کو افشا نہ کرنا بھی امانت داری ہے۔ مشورہ بھی امانت ہوتا ہے، لہٰذا ہمیشہ کسی کو اچھا مشورہ دینا چاہیے اگر کوئی شخص کسی کے پاس کوئی چیز امانت رکھواتا ہے تو امین اس امانت کو استعمال نہیں کر سکتا۔ مجلس میں جو بات کہی جائے، وہ اس مجلس کی امانت ہے۔ اہلِ مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس کی باتوں کو دوسروں سے بیان کرنا اور پھیلانا جائز نہیں، رسولُ الله خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

''جب کوئی آدمی تم سے کوئی بات بیان کرے پھر (اسے راز میں رکھنے کے لیے) دائیں بائیں مڑ کر دیکھے تو وہ بات تمھارے پاس امانت ہے۔'' (جامع ترمذی:1959)

اگر انسان ایک دوسرے کے ساتھ امانت و دیانت والے معاملات کرتے رہیں گے تو معاشرہ پرسکون رہے گا، لوگوں میں اعتماد کی فضا بحال رہے گی، بددیانتی اور دھوکا دہی سے انسانی معاشروں میں بداعتمادی اور انتشار جیسے منفی رجحانات فروغ پاتے ہیں اور انسان کی تخلیق کے مقاصد پورے نہیں ہوتے اور انسان نہ صرف اشرف المخلوقات کے عظیم مرتبے سے نیچے گر جاتا ہے، بلکہ جنت جیسی دائمی نعمت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

Web version of PCTB Textbook

(3) اِخلاص و تقویٰ

اِخلاص کا معنیٰ ہے، خالص بنانا، صاف کرنا۔ اِخلاص سے مراد ہر عمل کا الله تعالیٰ کی رضا کے لیے ہونا ہے۔ قرآنِ مجید میں نیکی کی قبولیت کی شرط اِخلاص کو قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اُنھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف الله کی عبادت کریں اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے بالکل یک سُو ہو کر۔
(سُوْرَةُ الْبَيِّنَة : 5)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔'' (صحیح بخاری:1)

تقویٰ کا لفظی معنٰی ہے: ڈرنا، پرہیزگاری اختیار کرنا۔ تقویٰ انسان کے دل کی ایسی حالت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے اسے نیکی پر آمادہ کرتی ہے اور گناہ سے روکتی ہے۔

تقویٰ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر ایمان والوں کو مخاطب کر کے تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ قرآن مجید میں عزّت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار رہو۔ (سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ: 13)

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تقویٰ کا اصل مقام دل کو قرار دیا۔ گویا اگر دل میں تقویٰ ہے تو انسان کے اَعمال بھی درست ہوں گے اور اگر دل تقویٰ کی دولت سے محروم ہے تو اَعمال بھی بگاڑ کا شکار ہو جائیں گے۔ جب انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ اِخلاصِ نیت کی صورت میں نکلتا ہے۔

اہلِ مکہ نے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مال و دولت اور سرداری کی پیش کش کی۔ لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اِن تمام چیزوں کو ٹھکرا دیا تو اہلِ مکہ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا حضرت ابوطالب سے کہا کہ وہ آپ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اسلام کی تبلیغ سے روکیں۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اس بارے میں بات کی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن سے فرمایا:

''چچا جان! اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند (بھی) رکھ دیں کہ میں یہ کام چھوڑ دوں، تب بھی میں دعوتِ دین سے باز نہیں آؤں گا یہاں تک کہ اللہ اس دین کو غالب کر دے یا اسی راہ میں میری جان چلی جائے۔''

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اخلاص و تقویٰ اور دل جمعی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز میں رات بھر کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (صحیح بخاری: 4836)

اِخلاص و تقویٰ اختیار کرنے سے اَعمال قبول بھی ہوں گے اور اُن کی لذّت میں بھی اِضافہ ہوگا۔ جب انسان نیکی کا عمل اِخلاص و تقویٰ کے ساتھ کرتا ہے تو اُس کے لیے نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ جب کوئی نیکی لوگوں کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے تو وہ مشکل لگتی ہے، اُس کی لذّت ختم ہو جاتی ہے۔

Web version of PCTB Textbook

(4) پردہ پوشی

پردہ پوشی کا معنٰی ہے: کسی کے عیبوں پر پردہ ڈالنا۔ دین اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم کسی کے عیب جاننے کی کوشش نہ کریں۔ اگر ہمیں کسی کا عیب معلوم ہو جائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں، نہ اس شخص کو طعنہ دیں اور نہ اس کا مذاق اُڑائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں لوگوں کے عیب تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور نہ (کسی کے متعلق) جاسوسی کرو۔ (سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ:12)

اسی طرح کسی کے عیب اچھالنے اور اسے طعنہ دینے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ پردہ پوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنے کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

جوشخص کسی مسلمان کے عیب چھپائے، اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح بخاری:2442)

ہمیں دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی ایسا اجتماعی جرم ہے جس سے معاشرے کے افراد کا انفرادی یا اجتماعی نقصان ہو رہا ہو تو اجتماعی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے متعلقہ لوگوں کو آگاہ کر دینے کو بھی اسلام قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

پردہ پوشی صرف دوسرے شخص کے عیب ہی کی نہیں ہوتی بلکہ انسان کا خود اپنے عیب چھپانا بھی پردہ پوشی میں شامل ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میری تمام امت کو (گناہوں پر) معافی ملے گی سوائے ان لوگوں کے جو (اپنے گناہوں کا) اعلان کرنے والے ہیں۔ (صحیح بخاری: 6069)

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ منبر پر تشریف لائے بلند آواز سے لوگوں کو پکارا اور ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کو تکلیف مت دو، ان کو عار مت دلاؤ اور ان کے عیب تلاش نہ کرو، اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرتا ہے اللہ اس کے عیب تلاش کرتا ہے اور اللہ جس کے عیب تلاش کرتا ہے اسے ذلیل و رُسوا کر دیتا ہے۔ (جامع ترمذی:2032)

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ایک بوڑھے شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کا یہ عیب کسی کو نہ بتایا۔ پھر کچھ عرصے بعد وہ شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بتایا کہ میں اس عمل سے توبہ کر چکا ہوں اور شراب چھوڑ دی ہے۔

دورِ حاضر کے جدید میڈیا پر عموماً پردہ پوشی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ جو چیز انسان دیکھتا ہے اس کو بغیر تحقیق کیے فوراً دوسرے لوگوں تک پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اس طرح وہ دو طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ ایک گناہ جھوٹی خبر پھیلانے کا اور دوسرا گناہ دوسروں کے عیب اچھالنے کا۔ موبائل اور باہمی رابطہ کے جدید ذرائع کے استعمال پر پردہ پوشی کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ یہ چیزیں ہمارے لیے رحمت بنیں نہ کہ زحمت۔

پردہ پوشی اختیار نہ کرنے کے بہت سے دُنیوی اور اخروی نقصانات ہیں۔ اس سے معاشرے میں بے چینی بڑھتی ہے۔ باہم نفرت پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ دُشمنی کی فضا بھی پروان چڑھتی ہے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) کھانا کھا کر شکرادا کرنے والے کا اجر برابر ہے:

(الف) روزے دار کے (ب) مجاہد کے (ج) مسافر کے (د) سخی کے

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے کفارِ مکہ کو امانتیں واپس لوٹائیں:

(الف) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ب) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(iii) (ج) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے (د) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(iv) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے تقویٰ کا اصل مقام قرار دیا:

(الف) سوچ کو (ب) دماغ کو (ج) زبان کو (د) دل کو

(v) پردہ پوشی جائز نہیں:

(الف) بے نمازی کی (ب) اجتماعی جرم کی (ج) گناہ گار کی (د) منافق کی

2- مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی شکرگزاری کی ایک مثال تحریر کریں۔

(ii) بددیانتی اور دھوکا دہی کے کوئی سے دو نقصانات تحریر کریں۔

(iii) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اخلاص و تقویٰ کی ایک مثال بیان کریں۔

(iv) پردہ پوشی کے حوالے سے دورِ حاضر میں میڈیا کی کیا ذمہ داری ہے؟

3- تفصیلی جواب دیں۔

(i) درجِ ذیل پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

• شکر و قناعت • امانت و دیانت • اخلاص و تقویٰ • پردہ پوشی

سرگرمیاں

- رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ میں پردہ پوشی سے سبق حاصل کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر کردار کشی کرنے کے گناہ اور نقصانات کے متعلق مذاکرہ کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو رسولِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اُسوہ حسنہ سے سبق میں مذکور صفات کے حوالے سے واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو مناسب طریقے سے سمجھائیں کہ وہ اپنے ماں باپ سے اپنے دل کی ہر بات کریں۔ اگر کسی شخص کا رویہ یا میل جول انھیں مناسب نہ لگے تو اس کا تذکرہ بھی اپنے والدین سے کریں۔

Web version of PCTB Textbook

بُری عادات سے اِجتناب

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قرآن وسنّت کی روشنی میں تکبّر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان کا مفہوم جان سکیں۔
- تکبّر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان کی مذمت اور وعید کو جان سکیں۔
- اُسوۂ رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے تکبّر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان کے بارے میں تعلیمات جان سکیں۔
- رشک اور حسد میں فرق کر سکیں۔
- تکبّر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لے کر عملی زندگی میں ان سے محفوظ رہ سکیں۔
- تکبّر کی وجہ سے ابلیس کے مردود ہو جانے کے قرآنی واقعات سے سبق سیکھ سکیں۔
- اس بات کا ادراک کر سکیں کہ تکبّر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان باہمی تعلقات کی خرابی اور معاشرتی بگاڑ کی جڑ ہیں۔
- تکبّر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان کے دنیوی واُخروی نقصانات کو جان کر ان سے اجتناب کر سکیں۔
- روز مرّہ معاملات میں تکبّر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان سے بچتے ہوئے معاشرے کو ان رذائل سے پاک کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- سیرتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سیرتِ اہلِ بیتِ اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے جھوٹ سے بچنے اور سچ کو اختیار کرنے کی مثالیں جان سکیں۔

(1) تکبُّر

تکبُّر حق کی مخالفت اور دوسرے لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔ انسان کی باطنی بیماریوں میں تکبّر بہت بُری اور بڑی بیماری ہے۔ اس بیماری میں مبتلا شخص کو متکبّر اور مغرور کہا جاتا ہے، اس طرح کا شخص گویا کہ خود کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں تکبُّر کرنے والوں سے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ○

ترجمہ: بے شک وہ تکبُّر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سُوْرَةُ النَّحْلِ: 23)

تکبُّر کی تین مختلف صورتوں میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود کو شریک ٹھہرانا ہے، جیسے فرعون اور نمرود نے ربّ ہونے کا دعویٰ کیا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انبیا کرام و رسل عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کے مقابلے میں خود کو بڑا سمجھا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کی گئی ان معصوم شخصیات سے بغض رکھا جائے اور ان کی اطاعت و پیروی نہ کی جائے۔ جس طرح بعض اہلِ مکہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا صرف اس لیے انکار کیا کہ بنو ہاشم کے خاندان میں جناب عبداللہ کے گھر پیدا ہونے والا ایک یتیم بچہ بڑا ہو کر کس طرح نبوت کا دعوے دار ہو سکتا ہے؟ تکبُّر کی تیسری صورت یہ ہے کہ دوسرے انسانوں سے اپنی ذات کو افضل قرار دیا جائے اور انسانی مساوات کے تصوّر کو بھی قبول نہ کیا جائے۔

انسان کثرتِ علم، عبادت و ریاضت، مال و دولت، حسب و نسب، عہدہ و منصب، کامیابی و کامرانی، حُسن و جمال اور طاقت و قوّت کی وجہ سے تکبُّر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تکبّر کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

ارشادِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے:

جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبّر ہو گا، وہ جنّت میں داخل نہیں ہو گا۔ (صحیح مسلم: 91)

Web version of PCTB Textbook

غرور وتکبّر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے حق بات کا انکار کرنا، دوسروں کو حقیر جاننا اور زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنا، کپڑے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلنا، اپنے سے کم مال و دولت والے کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرنا، اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کو ناپسند کرنا اور اپنے آپ کو دوسروں سے افضل سمجھنا جیسا کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے باوجود حضرت آدم علیہ السّلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبّر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ (سُوْرَۃُ البقرۃ:34)

تکبّر کی وجہ سے انسان نہ صرف جھوٹ، غیبت، اور خود پسندی جیسی اخلاقی برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے بلکہ وہ اطمینانِ قلب جیسی عظیم نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ تکبّر سے محفوظ رہنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں اور انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ کی تعلیمات پر عمل کریں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکیں اور ہمارا معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

(2) حَسَد

حَسَد سے مراد وہ کیفیت ہے، جس میں ایک انسان کسی دوسرے کے پاس اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمت پر خوش نہیں ہوتا، بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ کاش اس کے پاس یہ نعمت نہ ہوتی یا کاش دوسرے سے یہ نعمت چھین لی جائے، لیکن اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے کہ جو نعمت دوسرے کسی شخص کے پاس ہے، کاش میرے پاس بھی ہوتی تو اس کو رشک کرنا کہتے ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حسد سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔'' (سنن ابی داؤد:4903)

رشک کرنا حرام نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور کسی کی اچھی عادت اور عمل کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا جائز ہے۔

نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے رشک کے جائز ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:

''رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی دن رات تلاوت کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہوا اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرتا رہا۔'' (صحیح بخاری:7529)

حسد کا تعلق دل سے ہے افعال سے نہیں ہے لہٰذا جو شخص کسی بھی مسلمان کی برائی چاہے، وہ حاسد ہے۔ بعض اوقات انسان اس حد تک گر جاتا ہے کہ حسد کی وجہ سے قتل و غارت پر بھی اتر آتا ہے۔ جس طرح قابیل نے حسد کرتے ہوئے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔ حاسد اپنی تخلیق کا مقصد بھی کھو بیٹھتا ہے اور مایوسی کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے، جیسا کہ یہودِ مدینہ محض حسد کی وجہ سے رسولُ اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے سے محروم رہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ رات کو سونے سے پہلے حَسَد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر سوتے تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس) اور آیۃ الکرسی پڑھتے اور اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر پورے جسم پر مل لیتے تھے۔ (صحیح بخاری:5748)

Web version of PCTB Textbook

(3) جھوٹ

جھوٹ سے مراد ایسی بات یا دعویٰ ہے جو حقیقت کے خلاف ہو اور اُسے جان بوجھ کر کسی کو گمراہ کرنے یا دھوکہ دینے کی غرض سے بیان کیا جائے۔ تمام مہذّب معاشروں اور آسمانی تعلیمات میں جھوٹ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ (سورۃ الحج:30) ترجمہ: ''اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔''

اسلام ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیتا ہے۔ انسان کا کسی بات کو اس کی اصل حقیقت کے مطابق بیان کرنا سچائی کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں سے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ سچائی نیکی کا راستہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ جھوٹ بولنا منافق کی نشانی ہے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا ''کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟'' آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں!'' پھر پوچھا گیا ''کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟'' آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں!'' پھر سوال ہوا کہ ''کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟'' آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا'' (مؤطا امام مالک: 19)

جھوٹی سفارش کرنا، مذاق میں جھوٹ بولنا، کسی پر جھوٹا مقدمہ بنا دینا، کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے جھوٹ بولنا، کسی کی غلط حاضری لگانا، جھوٹی درخواست دینا، جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ دینا، موبائل یا سوشل میڈیا کے ذریعے سے جھوٹی بات کی تشہیر کرنا اور اس طرح کی دیگر تمام چیزیں جھوٹ میں داخل ہیں۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم تجارت اور دیگر معاملاتِ زندگی میں اس قدر سچائی اور دیانت داری سے کام لیتے کہ اہلِ عرب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو صادق اور امین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

اہلِ بیتِ اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیشہ سچ بولتے تھے اور جھوٹ سے شدید نفرت کرتے تھے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے فیض یافتہ یہ لوگ جھوٹ سے کس قدر اجتناب کرتے تھے، اس کا اندازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان سے ہوسکتا ہے، وہ فرماتے تھے:

ترجمہ: ''اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی جھوٹ نہ بولتے تھے اور ہمیں تو معلوم ہی نہ تھا کہ جھوٹ ہوتا کیا ہے۔''

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جھوٹ کے چند نقصانات درج ذیل ہیں:

- اللہ تعالیٰ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں فرماتا اور نہ اس کے رزق میں برکت فرماتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو نہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور نہ ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔
- جھوٹ بولنے والا معاشرے میں اپنی عزّت کھو دیتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کو اپنی ذات پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور وہ اپنی ہی نظروں میں گر جاتا ہے۔

ہمیں اپنی زندگی کا یہ اصول بنانا چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور سچ کا ساتھ دیں اور جھوٹ سے اجتناب کریں۔

Web version of PCTB Textbook

(4) غیبت اور بہتان

غیبت اور بہتان کا معنٰی ہے: کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا۔ اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو اسے غیبت کہتے ہیں اور اگر وہ برائی اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ بہتان غیبت سے بھی بڑا گناہ ہے۔

کسی پر جھوٹا الزام لگانا بھی بہتان ہے۔ اسے تہمت لگانا بھی کہتے ہیں۔ اسلام کے عدالتی نظام میں کسی پر تہمت لگانا بہت بڑا جرم ہے، تہمت لگانے والے پر اسی کوڑوں کی سزا نافذ ہوتی ہے۔

کسی کی جسمانی یا عملی کمزوری، رنگ، نسل، خاندان یا پیشے کی بنیاد پر اسے طعنہ دینا یا اس کی غیبت کرنا سخت گناہ ہے۔ ہر انسان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ جب کسی کی جسمانی کمزوری یا شکل و صورت کی بنیاد پر تحقیر کی جاتی ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی تخلیق پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے قرآنِ مجید میں غیبت کرنے اور طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت کا اعلان کیا گیا ہے کسی کے سامنے اس کی برائی بیان کرنے کو طعنہ اور طنز کہتے ہیں۔ کسی کو طعنہ دینا اور اس پر طنز کرنا بھی حرام ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ہر ایسے شخص کے لیے ہلاکت ہے جو (آمنے سامنے) طعنہ دینے والا (اور پیٹھ پیچھے) عیب نکالنے والا ہو۔ (سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ: 01)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے۔

قرآن مجید میں سب سے زیادہ سخت مثال غیبت کی بیان کی گئی ہے، کیوں کہ یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بہت سی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو اور نہ ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ بلاشبہ جو ان کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کے عیب تلاش کرے گا، اور جس کے عیب اللہ تعالیٰ تلاش کرے گا تو اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔ (سنن ابی داؤد: 4880)

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ان دو لوگوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑے کام کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک کو تو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب کرتے ہوئے پاکی کا خیال نہیں رکھتا تھا اور دوسرے کو اس لیے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔ (سنن ابن ماجہ: 349)

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان کی حفاظت کریں۔ ہمارے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر قول و فعل کا حساب دینا ہوگا۔

غیبت سے بچنے کے لیے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے جو ہر وقت غیبت میں اور دوسروں کی برائیاں بیان کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔

Web version of PCTB Textbook

غیبت اور بہتان کی وجہ سے معاشرے میں کینے اور دشمنی کو فروغ ملتا ہے، ایک دوسرے کے بارے میں دل میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ دورِ حاضر میں بہت سے لوگ غیبت کی خوف ناک آفت کی لپیٹ میں ہیں۔ اس گناہ کی وجہ سے آج گھر میدانِ جنگ بنے ہوئے ہیں۔ خاندانوں، محلوں اور بازاروں میں نفرت کی دیواریں کھڑی ہوگئی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اس گناہ سے مکمل پرہیز کریں، نہ غیبت کریں اور نہ ہی سنیں۔ اس طرح ہمارا وقت بھی بچے گا اور ہمارا دل بھی پرسکون رہے گا، دل میں دوسروں کے لیے نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور ہم آخرت کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا:

(الف) تکبّر کی وجہ سے　(ب) مال و دولت کی وجہ سے

(ج) کثرتِ علم کی وجہ سے　(د) فرشتوں کا سردار ہونے کی وجہ سے

(ii) یہودِ مدینہ کی نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر ایمان نہ لانے کی وجہ تھی:

(الف) حسد　(ب) مال و دولت　(ج) غرور　(د) لاعلمی

(iii) حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے مطابق منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے:

(الف) جھوٹ بولنا　(ب) سچ بولنا　(ج) کنجوسی کرنا　(د) بغاوت کرنا

(iv) قرآنِ مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے:

(الف) غیبت کو　(ب) جھوٹ کو　(ج) سود کو　(د) تکبر کو

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) تکبُّر کے کوئی سے دو نقصانات بیان کریں۔

(ii) رشک اور حسد میں فرق واضح کریں۔

(iii) جھوٹ کی چار مختلف صورتیں تحریر کریں۔

(iv) "غیبت اور بہتان باہمی تعلقات کی خرابی اور معاشرتی بگاڑ کی جڑ ہیں" وضاحت کریں۔

3۔ درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

- تکبّر
- حسد
- جھوٹ
- غیبت اور بہتان

سرگرمیاں

- تکبّر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان کی ممانعت پر قرآنی آیات اور مستند احادیث مبارکہ مع ترجمہ چارٹ پر لکھ کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو عملی زندگی سے مثالیں دیں کہ تکبّر، حسد، جھوٹ، غیبت اور بہتان سے بچتے ہوئے وہ کس طرح دوسروں کے ساتھ خلوص اور خیر خواہی کا رویہ اپنا سکتے ہیں۔

Web version of PCTB Textbook

(5) جادو، فال اور توہُّم پرستی

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کے معنٰی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- قرآن و سنّت کی روشنی میں ستاروں کے ذریعے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کے فتنوں کے بارے میں شرعی احکام جان سکیں۔
- جادو سیکھنے، سکھانے، کرنے اور کروانے کی ممانعت سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- پُراُمید رہنے اور نیک شگون لینے کی اہمیت جان سکیں۔
- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کے معاشرے پر ہونے والے نقصانات کا فہم حاصل کر سکیں۔
- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی مختلف صورتوں اور ان کے تدارک کا جائزہ لے سکیں۔
- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی اپنے معاشرے میں موجود مختلف صورتوں کی نشان دہی کر سکیں۔
- قرآن و سنّت کی روشنی میں جادو، ستاروں کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی مذمت سے آگاہ ہو کر روزمرہ زندگی میں اس سے اجتناب کر سکیں۔

Web version of PCTB Textbook

توہم پرستی کا معنٰی ہے: بغیر کسی شرعی یا عقلی دلیل کے کسی نظریے یا خیال کو اپنا لینا۔ توہم پرستی کی ایک صورت بدشگونی بھی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو بُرا سمجھنا بدشگونی کی مثالیں ہیں۔ فال وغیرہ کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے کی کوشش کرنا بھی توہم پرستی ہی ہے۔

ظاہری اسباب میں اثر پیدا کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کسی چیز، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا، بدشگونی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر کوئی بھی چیز انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نفع و نقصان کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب وہ خیر پہنچانا چاہے تو کوئی شر نہیں پہنچا سکتا اور اگر وہ کوئی مصیبت نازل کر دے تو کوئی اسے دور نہیں کر سکتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور فرمانے والا نہیں اور اگر وہ تمھارے ساتھ خیر کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی ہٹانے والا نہیں وہ اِس (فضل) کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (سُوْرَۃُ یُوْنُس: 107)

انسان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ اس کے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ جو لوگ دین کے علم سے محروم ہیں وہ توہم پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کسی انسان، جانور، دن یا مہینے کو منحوس سمجھنا جہالت اور توہم پرستی ہے۔ جو لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے ہیں وہ دراصل خام خیالی کا شکار ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی لوگ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھتے تھے۔ مستقبل کے حالات جاننے اور مستقبل کے کام بنانے کے لیے ستاروں کی چال، فال یا جادو ٹونے وغیرہ کا استعمال اسلام میں حرام ہے۔

مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے استخارہ کی تعلیم دی ہے۔ جس کا مسنون

طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے کی دعا کی جائے۔

اسلام نے جیسے توہم پرستی سے منع کیا ہے اسی طرح بدشگونی اور بدفالی سے بھی منع کیا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

جو شخص نجومی کے پاس جائے، اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس راتوں تک نماز قبول نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم:5821)

اسلامی تعلیمات میں بدشگونی کی اجازت نہیں ہے، یعنی کسی انسان، جانور، چیز یا وقت سے بدشگونی لینا درست نہیں ہے۔ البتہ نیک شگون یا نیک فال لینا درست ہے۔ انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا: بدشگونی کی کوئی اصل نہیں البتہ نیک فال لینا کچھ بُرا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری:5754)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کسی کے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ الفاظ کہے:

''اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُكَ'' (مسند احمد:7045)

اے اللہ! آپ کی طرف سے نازل کی جانے والی خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں اور آپ کے شگون کے علاوہ کوئی شگون نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

جادو ایک حقیقت ہے، جس میں بعض اوقات دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کی نظروں اور عقلوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ جادوگر چیزوں کی حقیقت کو نہیں بدلتا، البتہ خیال پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اسلام میں جادو کرنے، کرانے کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔ جادو وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ پڑھنے اور عجوہ کھجور کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین سُوْرَۃُ الْفَلَقِ اور سُوْرَۃُ النَّاسِ) نازل ہوئیں، جب یہ سورتیں نازل ہوئیں تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم نے ان دونوں کو لے لیا اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیا۔ (جامع ترمذی:2058)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

جس شخص نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔ (صحیح بخاری:5769)

ارشاد نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم ہے:

تباہ کر دینے والی چیز اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اس سے بچو اور جادو کرنے کرانے سے بھی بچو۔ (صحیح بخاری:5764)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وسلم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے:

اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَآمَّۃٍ وَّ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَآمَّۃٍ۔ (جامع ترمذی: 2060)

ترجمہ: میں تم دونوں کے لیے اللہ کے مکمل اور پورے کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور ہلاک کرنے والی ہر زہریلی چیز اور نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور حضرت اسحاق علیہ السّلام کے لیے یہی دعا فرماتے تھے۔

Web version of PCTB Textbook

جادو، ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی کی وجہ سے معاشرہ بہت سی برائیوں کا شکار بن جاتا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

- ایسے لوگ مسائل کی اصل جڑ تک پہنچنے کے بجائے غیر ضروری کاموں اور باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔
- ایسے لوگ شاید وقتی فائدہ تو اٹھالیں لیکن بڑی بڑی کامیابیوں سے محروم رہتے ہیں۔
- توہم پرست لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے بعض اوقات معاشرے میں مذاق بن جاتے ہیں۔
- توہم پرستی اور خرافات کے شکار لوگ معاشرتی تعلقات میں توازن سے محروم رہتے ہیں اور دوسرے لوگوں سے بدگمان رہتے ہیں۔
- جادو، ٹونے اور ستاروں کی چال کے ذریعے سے کام بنانے کے شوقین لوگ اپنے مال اور ایمان کا نقصان تو کرتے ہی ہیں، بعض اوقات اپنی جان اور صحت کا بھی نقصان کر بیٹھتے ہیں۔
- جاہل عاملوں اور شعبدہ باز لوگوں کے ہتھے چڑھ کر لوگ طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر کامل یقین رکھیں۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنے، حاجات پوری کرنے اور شر سے محفوظ رہنے کے لیے استغفار، صدقہ، نماز حاجت اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم نے ہمیں روشن تعلیمات عطا فرمائی ہیں، ہمیں ان سے روشنی حاصل کرنی چاہیے۔

Web version of PCTB Textbook

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) کسی چیز، دن یا مہینے کو برا سمجھنا کہلاتا ہے:

(الف) بدشگونی　(ب) جادو　(ج) فال　(د) علم نجوم

(ii) انسان کو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ سبب ہوتی ہے:

(الف) بداعمالیوں کا　(ب) جادو کا
(ج) تیز رفتاری کا　(د) فال کا

(iii) عرب زمانہ جاہلیت میں جس مہینے کو منحوس سمجھتے تھے:

(الف) صفر المظفر کو　(ب) محرم الحرام کو　(ج) ذوالحجہ کو　(د) ذوالقعدہ کو

(iv) حدیث مبارک کے مطابق چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی:

(الف) قسمت کا حال پوچھنے والے کی (ب) فضول خرچی کرنے والے کی
(ج) حوصلہ شکنی کرنے والے کی (د) مزدور کا حق رکھنے والے کی

(v) وہ کھجور جسے جادو کا علاج قرار دیا گیا ہے:

(الف) عنبر (ب) عجوہ (ج) مبروم (د) قلمی

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) توہم پرستی کی تین مختلف صورتیں بیان کریں۔

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کون سی دعا پڑھ کر حضرات حسنین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر دم کیا کرتے تھے؟

(iii) حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں جادو کا کیا علاج بیان کیا گیا ہے؟

(iv) توہم پرستی کے کوئی سے چار معاشرتی نقصانات تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) جادو، فال اور توہم پرستی کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمیاں

- ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی سے ہونے والے نقصانات پر کمرا جماعت میں مذاکرہ کریں۔
- خاندانی اور معاشرتی تعلقات میں ستاروں اور فال کے ذریعے سے قسمت کا حال جاننے اور توہم پرستی سے ہونے والی غلط فہمیوں کی فہرست بنائیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو استخارہ اور نماز حاجت کا مسنون طریقہ بتائیں اور حفاظت کے لیے صبح وشام کی دعائیں یاد کرنے کی ترغیب دیں۔

Web version of PCTB Textbook